پڑ گئے اور یثرب میں اپنے ننہیال کے پاس ٹھہر گئے۔ قافلہ ان کو چھوڑ کر مکہ روانہ ہو گیا۔
جب عبدالمطلب کو بیٹے کی علالت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے حارث کو بھیجا کہ جوں ہی عبداللہ سفر کے قابل ہوں انہیں ساتھ لے کر آ جائے۔ حارث جب یثرب پہنچے تو عبداللہ انتقال کر چکے تھے۔
عبداللہ کے انتقال کی خبر اہل مکہ پر بجلی کی طرح گری۔ عبداللہ خاندان قریش کا بہت ہی مقبول نوجوان تھا۔ اس حادثہ کو ان کے بھائیوں اور قریش نے بہت بڑے حادثہ کے طور پر لیا۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔
آپ کی اہلیہ آمنہ کا بھی برا حال تھا۔ لیکن ان کے لئے ایک وجہ تسلی وہ بچہ تھا جو ان کے ہاں پیدا ہونے والا تھا۔ عبداللہ نے ترکہ میں اونٹ بکریاں اور ایک لونڈی چھوڑی جس کا نام برکت تھا اور ام ایمن کے نام سے بلائی جاتی تھیں۔
آمنہ کے بطن سے جس بچہ نے جنم لیا، اسے اس کے دادا عبدالمطلب اٹھا کر خانہ کعبہ لے گئے اور اس کا نام محمد رکھا۔ اہل مکہ کیلئے یہ نام نیا تھا۔ عبدالمطلب نے کہا، یہ وہ نام ہے جس کی بہت حمد وثنا کی جائے گی۔ عبدالمطلب نے کتنا ٹھیک کہا تھا! صلی اللہ علیہ وسلم۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ الانبیاء: ۶۹

۲۔ سورہ الصافات/ ۱۰۲

۳۔ سورۃ الصافات/ ۱۰۷

۴۔ سورہ بقرہ/ ۱۵۸

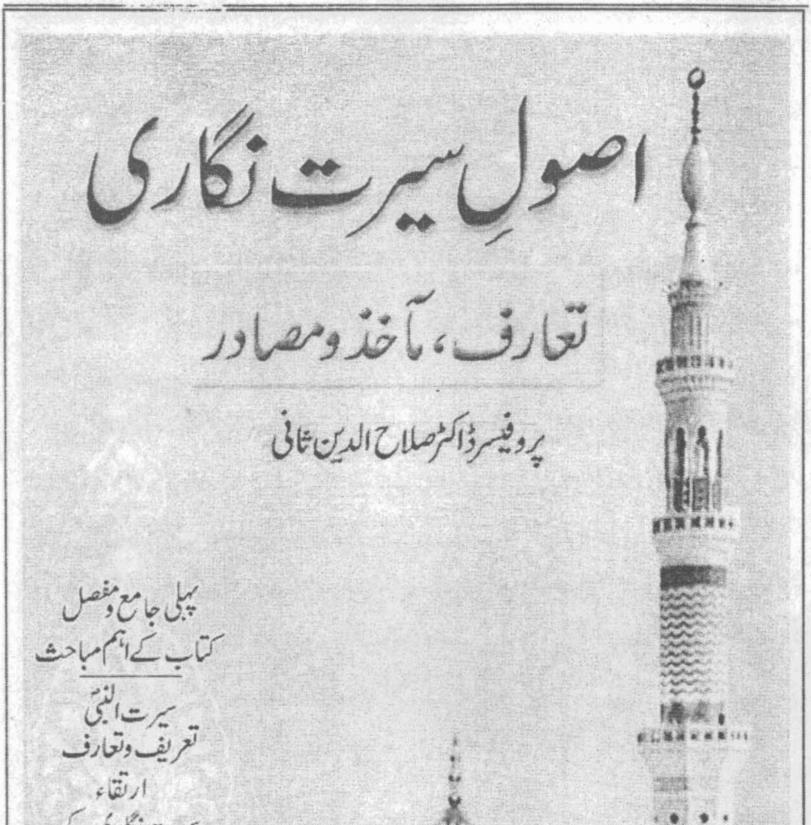
اصولِ سیرت نگاری
تعارف، مآخذ و مصادر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
پہلی جامع و مفصل
کتاب کے اہم مباحث
سیرت النبیؐ
تعریف و تعارف
ارتقاء
سیرت نگاری کے
25 اصول
نایاب معلومات
کا خزانہ
مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی

فلسفہ عدم تشدد سیرت طیبہؐ کے تناظر میں

مسز عرشین امام

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے — سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں — سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں
(۱)

محسن انسانیت قائد تمدن، امن عالم کے نقیب، رہنمائے کاروان انسانیت، خیر البشر، رحمۃ للعالمین، معلم کتاب وحکمت، صاحب خلق عظیم، صاحب مقام محمود، شاہ امم، خاتم مرسل، ہادی اکرم، پیغمبر اعظم، فخر عالم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ وہ واحد منبع ہے جس سے عالم اسلام کی زندگی اور انسانی معاشرے کی سعادت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ آپؐ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام ہو۔ آپؐ نے اپنے حلم، بردباری اور بے پایاں شفقت، برداشت وعدم تشدد سے دنیا کو امن کا خطہ بنا دیا۔ آپؐ کی تعلیمات عالیہ اور لائے ہوئے نظام ہی میں دنیا کی فلاح و بہبود پوشیدہ ہے۔

تعریف: عدم تشدد ورواداری اسلامی تعلیمات کا خلاصہ وخاصہ ہے برداشت کا لفظ فارسی سے مشتق ہے یہ لفظ بر اور داشت کا مرکب ہے بر کا مطب بوجھ اور داشت کا مطلب رکھنا ہے برداشت کا لغوی مفہوم کسی بوجھ کو سنبھالنا ہوگا (۲) عدم برداشت کے لئے عربی میں ''تحمل'' اور ''تسامح'' اور انگلش میں Tolerance کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد لوگوں کی آزادی عقیدہ کے حق کا عقلی اور عملی اعتراف ہے۔ اس مفہوم کو Encyclopaedia Britanica میں اس طرح بیان کیا گیا ہے

> "The Intellectual and practical acknowledgement of the right of others to live in accorcance with

---

طالبہ ایم اے فائنل اسلامک اسٹڈیز عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج کراچی

religious beliefs that are not accepted as one's own(۳)

عدم تشدد، برداشت Tolerance یا "تسامح" کے متضاد کے طور پر عدم برداشت و عدم تشدد کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے لئے عربی میں "تعیز" اور انگلش میں Prejudice کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جس کا مطلب ہے کسی خاص موقف کا سختی سے ساتھ دینا، اس کے خلاف کسی قسم کی بات سننے سے سخت انکار کرنا اور موقف نہ ماننے والوں کو غلط سمجھنا ہے۔ عدم تشدد میں ایک انتہا پسندانہ پسند اور یا ناپسند کرنے کا رویہ ہوتا ہے جس میں پسند کو تمام ترعیوب کے باوجود بہترین قرار دیا جاتا ہے اور ناپسند کو تمام خوبیوں کے باوجود بدترین قرار دے دیا جاتا ہے(۴)

فلسفہ عدم تشدد : آپؐ نے فرمایا: (لیس الشدید بالصرعة وا انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب)(۵)

غضب پر کنٹرول کرنے والا پہلوان ہے

حلم اور برداشت اخلاق نبیلہ میں سے ہیں اس کی وجہ سے لوگوں کی عزت اور ان کے جسم سلامت رہتے ہیں(۶)

تشدد کی ضد حلم کے بارے میں قول ہے کہ: (" الحلم خلیل المومن والعلم وزیره والعقل دلیله والرفق ولده واللین اخوه والصبر جنده") (۷) حلم مومن کا دوست ہے اسی بنا پر مسلمان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے اوپر قابو رکھے۔ غصے کے انگاروں کو حلم سے بجھائے اور حالت غضب میں بھی اپنے اوپر قابو رکھے تشدد کا راستہ نہ اختیار کرے(۸) آنحضورؐ کی کامیابی کا سبب یہی حلم تھا جیسا کہ ارشاد باری ہے(فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولک)(۹)

عدم تشدد کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کو سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے(۱۰) آپؐ کی رحمت کافر و مشرک تمام انسانیت کیلئے ہے، جو چاہے دامن رحمت و عافیت میں آ سکتا ہے۔ سورۃ الاحزاب میں فرمایا! اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اچھے لوگوں کو خوشخبری نافرمانوں کو ہشیار کرنے والا، اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والا اور ساری دنیا کو روشن کرنے

والا چراغ بنا کر بھیجا ہے(۱۱) سورۃ سباء میں (۱۲) اسی بات کو دہرایا گیا ہے، سورہ نحل میں حکم دیا ہے اللہ سب کے ساتھ عدل واحسان اچھے سلوک وعدم تشدد کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے (۱۳) یہی بات سورۃ قصص میں کہی گئی ہے (۱۴)

مذہبی رواداری کی انتہا یہ ہے کہ سورہ کہف میں فرمایا جو چاہے کفر اختیار کرے (۱۵) بقرہ میں فرمایا دین کے بارے میں کسی پر جبر نہیں (۱۶) الکافرون میں اسی بات کو دہرایا گیا ہے (۱۷)۔ اسلام کا تشدد اور سختی سے تعلق نہیں ہے بلکہ یہ تو محبت کا سودا ہے، ارشاد ربانی ہے! اپنے رب کی طرف سلیقہ ودانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھی اچھی باتوں کے ذریعے اللہ کی طرف بلاؤ اور بحث ومباحثہ میں برداشت کا مظاہرہ کرو تشدد نہیں۔ (۱۸) ان کے خداؤں کو برا بھلا مت کہو، ورنہ وہ جہالت میں تمہارے سچے خدا کو برا کہنے لگیں گے (۱۹) اور اپنی عاقبت برباد کریں گے، آپؐ کے ذمہ زور و زبردستی وتشدد کرنا نہیں ہے، بلکہ صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے (۲۰) جو راہ ہدایت پر چلتا ہے وہ اپنے نفع کیلئے چلتا ہے جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی دنیا کا کوئی مذہب رواداری اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے؟

تشدد کے جواب میں عدم تشدد کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين (۲۱) معاف کرنے کی خو پکڑے رہو اور نیکی کا حکم دیتے رہو اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو

سکون کی حالت میں برداشت اور صبر ودرگزر آسان ہے، مگر ضرورت ہے کہ انسان غصے میں بھی برداشت عدم تشدد اور صبر وضبط کا دامن نہ چھوڑے صحابہؓ کی تعریف میں فرمایا گیا! **واذا ما غضبوا هم يغفرون** (۲۲) اور جب غصہ آجائے تب بھی وہ معاف کر دیتے ہیں نیکوکار اور پرہیزگار مومنوں کی خاص علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ برداشت سے کام لیتے ہوئے اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں!

والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس (۲۳) انتقام کی قوت اور استطاعت رکھنے کے باوجود برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کو معاف کر دینا بڑی بلند ہمتی کا کام ہے۔ فرمایا گیا! **ولمن صبر وغفران ذلك لمن عزم الامور** (۲۴) اور البتہ جس نے برداشت کیا عدم تشدد کا راستہ اختیار کر کے معاف کیا تو وہ بے شک ہمت کے کام ہیں، جو خاص انبیاء اور پیغمبروں

کی توصیف میں آیا ہے فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل (۲۵) برداشت کرو جس طرح ہمت اور عزم والے پیغمبروں نے برداشت کیا

مستشرقین کی جانب سے قرآنی تعلیمات کا اعتراف

جارج سیل (G. sell) مشہور یورپی مستشرق لکھتا ہے! مسلمانوں کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے ایک امن اور سلامتی کا مذہب ہے (۲۶) موسیو کاسٹن کار لکھتا ہے! روئے زمین میں اگر قرآن کی حکومت جاتی رہی تو دنیا کا امن وامان کبھی قائم نہیں رہ سکتا (۲۷)

فرانسیسی مستشرق موسیو سیڈیولٹ (M. Sedillet) لکھتا ہے!

جو لوگ اسلام کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کے ضمیر کے تاریک ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ وہ ان صریح آیات کو نہیں دیکھتے جن کے اثر سے عربوں کی وہ تمام بری خصلتیں مٹ گئیں۔ جو مدت دراز سے سارے ملک میں رائج تھیں انتقام لینا، خاندانی عداوت کو جاری رکھنا، کینہ پروری اور جو روظلم، دختر کشی وغیرہ جیسی مذموم رسومات کو قرآن نے مٹا دیا ان میں سے اکثر چیزیں پہلے بھی یورپ میں تھیں۔ اور اب بھی ہیں (۲۸)

عدم تشدد کی اہمیت حدیث نبوی ؐ کی روشنی میں

بنو ہاشم نے رسول ؐ کی اسلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا، مذاق اڑایا۔ آپ ؐ مایوس نہیں ہوئے اہل مکہ سے فرمایا:

ترجمہ: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے“ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا پایا ہے اس پر آپ ؐ نے فرمایا ”فانی نذیر لکم بین یدی عذاب الشدید“ ”میں تمہیں اس شدید عذاب

سے ڈراتا ہوں جو آنیوالا ہے ابولہب نے آپ کا مذاق اڑایا اور کہا کیا تم نے ہم کو اس لئے جمع کیا تھا(۲۹)

عائشہؓ نے فرمایا آپؐ نے تمام زندگی اپنے اوپر کی گئی زیادتی کا بدلہ نہیں لیا، بجز اس کے کہ خدائی حرمت کو پامال کیا گیا ہو، اس صورت میں آپؐ سختی سے مواخذہ فرماتے تھے (۳۰)

ایک بدوی آیا اور اس نے آپؐ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ آپ کی گردن مبارک سرخ ہوگئی۔ آپؐ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا، بولا کہ میرے اونٹوں کو غلہ سے لاد دے۔ گستاخانہ انداز میں چند جملے بھی کہے آپؐ نے اس کے اونٹوں پر جو اور کھجوریں لد وادیں اور کچھ تعرض نہ فرمایا(۳۱)

آپؐ کا فرمان تھا: ''طاقتور وہ نہیں جو کسی دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ اصل طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے''(۳۲)

ایک مرتبہ ایک شخص نے نصیحت سننے کی خواہش کی آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو اور اسے تین مرتبہ دہرایا''(۳۳)

غیر مسلم مفکر سنگھ دارا کا اعتراف: سبحان اللہ کیا ٹھکانہ اس دریائے رحمت کی طغیانی کا، یہ دریا امڈا اور ہر غلاظت وعفونت کو بہالے گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قتل کا قصد کرنے والوں کو، اپنی نور چشم کے قاتلوں کو، اپنے چچا کا کلیجہ کھانے والوں کو سب ہی کو معافی دے دی، اور قطعی معافی، قتل عام دنیا کی تاریخوں میں اکثر سنتے تھے مگر قاتلوں کی معافی نہ سنی تھی (۳۴)

عالمی مذاہب کے پیروکاروں کی پر تشدد کارروائیاں

بقول اسد اسلم شیخ ''سونواس'' نے یمن میں خندق کھدوائی اور تیس ہزار کے قریب ان عیسائیوں کو زندہ جلوادیا جنہوں نے یہودیت اختیار نہ کی (۳۵)

☆ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں درج شدہ مضمون ''اسپین'' کے مطابق ۱۴۹۲ء میں اسپین میں اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہوا ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان میں سے ۲۸۵۴۰ کو سزائے موت ملی اور ۱۲۰۰۰ کو زندہ جلا دیا گیا ☆ بقول رابرٹ بریفو (۳۶) ڈیڑھ لاکھ کے قافلے میں سے ایک لاکھ مسلمانوں کو اسپین میں قتل کر دیا گیا ☆ روس میں کمیونزم کے

انقلاب میں اڑھائی سے ۴ کروڑ انسان ہلاک ہوئے ☆ کوریا میں صرف دو سال میں ۵۰ لاکھ مرد اور عورتیں ہلاک ہوئیں۔ ایک کروڑ لوگ زخمی ہوئے ☆ چین میں کمیونزم نافذ کرنے کیلئے ڈیڑھ کروڑ زمینداروں کو پھانسی دی گئی

☆ امریکی خانہ جنگی (۱۸۶۱_۶۵) میں آٹھ لاکھ افراد مارے گئے ☆ ۱۶۱۸ء_۱۶۴۸ء کے دوران یورپ کے ملک جرمنی میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ لوگ ہلاک ہوئے

☆ ۷۰۱ قبل از مسیح (یروشلم) ۴۰ ہزار اشخاص ذبح کئے گئے ☆ ۷۱۱ قبل از مسیح (یروشلم) ایک لاکھ ۲۰ ہزار اشخاص مارے گئے ☆ ۷۵۹ قبل از مسیح (یروشلم) لاکھ یہودی مارے گئے ☆ ۷۰ قبل از مسیح (یروشلم) ۱۱ لاکھ یہودی مارے گئے ☆ ۱۳۶_۱۳۵ ق۔م (یروشلم) ۵ لاکھ ۸۰ ہزار یہودی ذبح ہوئے

جنگ عظیم اول اور دوم میں عدم برداشت کی وجہ سے مندرجہ ذیل انسانی جانیں ضائع ہوئیں:

☆ جنگ عظیم اول ۷۳ لاکھ ۳۸ ہزار افراد مارے گئے

☆ جنگ عظیم دوم ۴ کروڑ اشخاص لقمہ اجل بنے (۳۷)

خلاصہ بحث

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تشدد کو ختم کرنے کے لئے اسباب کو ختم کرنا ہوگا جو کہ مختصراً یہ ہیں جبر، عزت نفس کو مجروح کرنا، حقوق غصب کرنا، خیانت وبددیانتی، غداری ودغابازی، ظلم، بہتان طرازی، جھوٹ، وعدہ خلافی، بے حیائی وفحاشی، منافقت، وغیرہ یاد رکھئے تشدد سے تشدد جنم لیتا ہے درگزر سے محبت جنم لیتی ہے

یہی وجہ ہے کہ آپ ؐ نے فتح مکہ کے موقع پر اعلان کیا **الیوم یوم الملحمہ الیوم یوم المرحمہ** آج عدم تشدد کا دن ہے آج رحمت کا دن ہے یہی پیغام ہے رحمت للعالمین کا میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ماہر القادری سید رفیع الدین اشفاق/ اردو میں نعتیہ شاعری ص/۶۱۶،سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد ۱۳۸۶ھ

۲۔نسیم امروہی،نسیم اللغات،(شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۷۰)ص/۴۵

۳۔Encyclopedia of Britanica(Micropedia ready references, encyclopaedia birtanica 1974)vx p 400

۴۔International Encylopaedia of Social Sciences(The Mavmillan Company and the Free Press, 1968)P.12/439

۵۔البخاری ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (تحقیق مصطفیٰ ادیب البغا،دار ابن کثیر ۱۹۸۷ء) کتاب الادب، باب الحذر من الغضب ،حدیث نمبر ۵۷۶۳، ۵/ ۲۲۶۸

۶۔الماوردی (ابوالحسن علی بن محمد)،ادب الدنیا والدین،(دار الفکر،بیروت ۱۹۹۵)ص/۱۸۴

۷۔ابن الازرق (ابوعبداللہ محمد بن الازرق) بدائع السلک فی طبائع الملک (تحقیق عبدالرحیم الدار العربیہ للنشر تونس ۱۹۷۷ء)ص/۱۵۱

۸۔المرادی (ابوبکر محمد بن الحسن) کتاب السیاسۃ والاشارۃ فی تدبیر الامارۃ،(دار البیضاء المغرب ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱)ص/۱۵۱

۹۔سورۃ آل عمران:۱۵۹

۱۰۔سورۃ الانبیاء:۱۰۷

۱۱۔سورۃ الاحزاب:۶

۱۲۔سورۃ سباء:۲۸

۱۳۔سورۃ النحل:۱۲۵

۱۴۔سورۃ القصص:۷۷

۱۵۔سورۃ الکہف:۲۹

۱۶۔سورۃ البقرۃ:۲۵۶

۱۷۔سورۃ الکافرون

۱۸۔سورۃ شوریٰ:۴۸،یہی بات النحل ۸۲ اور مائدہ ۹۲، غاشیہ ۲۲۔۲۶ انعام ۱۰۷، نبی اسرائیل ۵۴، النساء ۸۰، شوریٰ ۶، میں کہی گئی ہے

۱۹۔سورۃ النحل:۹۰

۲۰۔سورۃ الانعام:۱۳

۲۱۔الاعراف/۶۴

۲۲۔الشوریٰ/۴

۲۳۔آل عمران/۱۴

۲۴۔الشوری/۴

۲۵۔الاحقاف/۴

۲۶۔ ثانی، حافظ محمد تجلیات سیرت فضلی سنز اردو بازار کراچی ص/ ۱۰۹

۲۷۔ایضاً، ص/ ۱۰۹

۲۸۔ایم سیڈ ولٹ، خلاصہ تاریخ (مترجم عبدالغفار) نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء، ص/۳۴

۲۹۔البخاری الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب وانذر عشیرتک الاقربین، حدیث نمبر ۴۴۹۲، ۴/ ۱۷۸۷

۳۰۔البخاری، جلد نمبر:۳، حدیث نمبر:۳۹۵

۳۱۔شبلی نعمانیؒ وعلامہ سید سلیمان ندویؒ، سیر النبیؐ، حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۱۳

۳۲۔صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۱۴

۳۳۔البخاری، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۳۹

۳۴۔جی، سنگھ دارا، رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ ۱۱۸ سیرت اکیڈمی لاہور ۱۹۸۹ء

۳۵۔اسلم اسد شیخ، رسول اللہ کی خارجہ پالیسی ص/ ۱۰۹

۳۶۔دی میکنگ آف ہیومنٹی صفحہ نمبر ۲۵۳

۳۷۔بحوالہ نقوش، رسول نمبر، جلد نمبر ۴، صفحہ ۳۱۳

آپ ﷺ کا غیر مسلم وفود سے مکالمہ

مولانا ڈاکٹر شبیر احمد آسٹریلیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غیر مسلم، مشرکین، عیسائی، مدعیان نبوت، یہودی، مجوسی وفود آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کا استقبال فرماتے ان کے سوالات کے علمی جوابات دیتے ان کو صلح جوئی کی جانب مائل کرتے اور حکمت کے ساتھ اسلام کی دعوت دیتے تھے یہ اور بات ہے کہ سب لوگ اسلام کی دعوت قبول نہیں بعض مہمان داری کا لحاظ بھی نہیں کرتے دھمکیوں پر اتر آتے تھے۔

وفد نجران جو عیسائی مذہب کے پیروکار تھے آپ ﷺ نے انہیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا حتی کہ انہوں نے بیت المقدس کی جانب منہ کر کے عبادت کی تو بھی آپ ﷺ نے انہیں منع نہیں کیا ۹ھ میں بنو ثقیف کا وفد آیا۔(۱)

تین سرداروں پر مشتمل وفد آیا جس میں عامر بن طفیل نے گستاخانہ رویہ اختیار کیا لیکن آپ نے اسے جانے دیا اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی (۲)

حتی کہ مسلیمہ کذاب اور اس کے پیروکار جو جھوٹی نبوت کے دعویدار تے اور واجب القتل تھے آپ نے اس کے وفد سے بھی ملاقات کی اور ان کی گستاخی کے جواب میں فقط یہ فرمایا اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں ضرور قتل کرا دیتا۔(۱)

حبشہ سے عیسائی علماء کا ایک وفد حضور ﷺ کی خدمت میں آیا آپ ﷺ کے بات چیت کے بعد انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے اسلام قبول کر لیا (۲)

اس طرح کئی سو وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (ان وفود کی تفصلات قاضی اظہر مبارک پوری صاحب نے اپنی کتاب وفود میں جمع کر دی ہے) آپ نے سب کا استقبال کیا ان کے سوالات کے جوابات دیئے ان کی خاطر و تواضع کی جس سے ثابت ہے آ نے مکالمہ و بات چیت کو ہمیشہ لڑائی پر ترجیح دی۔

اسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے استحکام عطا فرمایا تو قبائل عرب کے وفود دربار رسالتؐ میں آنا شروع ہوئے۔ آنحضرتؐ کے سیرت نگار اسے عام الوفود کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ وفود عرب روایت کے مطابق اپنے مقاصد بذریعہ خطبات بیان کرتے، نبی کریمؐ ان کا جواب دیتے تھے کیونکہ قبائل کے اپنے خطباء تھے جو بات بھی کرتے اور جواب بھی دیتے (۱۱۷) اگرچہ ان خطبات کا بہت کم حصہ محفوظ (۱۱۸) ہے تاہم تاریخ وسیرت کی کتابوں میں ان وفود کے نام محفوظ ہیں اور تھوڑا بہت کلام بھی محفوظ ہے۔ قبیلہ طی کا وفد جب حضورؐ کے پاس آیا تو ان میں زید الخیل تھا۔ جب آپؐ کے پاس پہنچے، گفتگو ہوئی اور آپؐ نے اسلام پیش کیا اور وہ اسلام لے آئے (۱۱۹) طہفہ بن ابی زہیر النہدی نے وفود عرب کی آمد پر خطبہ دیا اور اعلان اسلام کیا۔ حضورؐ نے اس خطبہ کا جواب دیا تھا (۱۲۰) نہدی نے کہا:

یا رسول الله: اتیناک من غوری تهامة باکوار المیس ترمی بنا العیس، نستحلب الصبیر ونستحلب الخبیر، ونستعضد البریر ونستحیل الجهام من غائلة النظار غلیظة، الوطاء نشف المدهن ویبس الجمن اسقط الاملوج ومات العسلوج (۱۲۱)

اے رسول اللہ! ہم تہامہ کے نشیبی علاقہ سے آئے ہیں۔ ایک بڑے درخت سے بنائے ہوئے کجاووں پر ہمیں سفید اونٹنیاں لائی ہیں ہم سب گہرے بادل مانگتے ہیں اور سبز گھاس والے جگہ چاہتے ہیں۔ پیلو کا پھل چنتے ہیں۔ بادل کو دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ برسے گا۔ ایسی زمین جو ہلاکت آفرین، سنگلاخ ہے جس کا پانی خشک ہوگیا پودے سوکھ گئے، پتے گر گئے اور درختوں سے سبزہ روٹھ گیا۔ حضور اکرمؐ نے جواب میں فرمایا:

اللهم بارک لهم فی محضها ومخفها ومذقها وابعث واعیها فی الاثر بیانع الثمر، وافجر له الثمد وبارک له فی المال والولد، من اقام الصلوة کان مسلما ومن اتی الزکوة کان محسنا، ومن شهد ان لا اله الا الله کان مخلصا یا بنی فهد ودائع الشرک ووضائع الملک لا تلطط فی الزکوة ولا تلحد فی الحیوة ولا تثاقل عن الصلوة (۱۲۲)

اے اللہ! ان کے خالص دودھ، لسی اور کچی لسی میں برکت دے۔ اس زمین میں رہنے والوں کو شادابی اور پکے ہوئے پھل عطا فرما! ان کے لئے پانی بہا دے! ان کے مال واولاد میں برکت

فرمایا۔ جو نماز قائم کرے گا اور زکوۃ دے گا۔ وہی نیکو کار ہے اور جو گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مشرکین کے غنائم جو بیت المال کے سپرد کر دیے جاتے ہیں اور بادشاہ کا ٹیکس تمہیں زکوۃ سے نہ روک دے اور زندگی میں حق سے روگردانی نہ کرو اور نماز کو بوجھ نہ سمجھو۔

اگرچہ یہ انداز خطابت آپؐ کے عام اسلوب سے مختلف ہے لیکن غالباً وافد خطیب کے انداز کا جواب ہے۔ عدی بن حاتم الطائی اور بنی سعد بن بکر کے ضمام بن ثعلبہ رسول اللہ کے پاس آئے تو ان کے حضورؐ کے درمیان گفتگو ہوئی۔ (۱۲۳) بنی الحارث بن کعب نے اپنا وفد بھیجا جس میں یزید بن عبدالمدان تھے۔ اس کے اور رسول اکرمؐ کے مابین اسی طرح کا معاملہ ہوا (۱۲۴) ہمدان کا وفد آیا تو ان کے خطیب مالک ابن نمط نے خطبہ دیا جب ان سے معاہدہ طے ہو گیا تو انہوں نے اشعار پڑھے جن میں حضورؐ اور اسلام کا ذکر تھا (۱۲۵) مذحج کا وفد اور ان کا خطیب ظبیان بن حداد آیا (۱۲۶) اسی طرح عبدالقیس، بنی حنیفہ، بنی زبیدہ، کندہ اور ازد وغیرہ کے وفود آئے (۱۲۷) ان وفود کی آمد پر جانبین نے یقیناً خطاب کئے ہوں گے کیونکہ دور جاہلیت میں وفدی خطبے خاص اہمیت رکھتے تھے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ طبقات ابن سعد مترجم/ ج ۲، ص ۱۰۱، ۲۔ تاریخ طبری/ ابن جریر الطبری/ ج ۱، ص ۴۷۶

۱۔ ایضاً/ ص ۴۷۷، ۲۔ سیرت سرور عالم/ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی/ ج ۲، ص ۵۹۳،

117۔ سیرۃ، ۲/ ۲۰۔ البیان، ۱/ ۱۷۳

118۔ صحیح، ۱/ ۱۱۰

119۔ سیرۃ، ۴/ ۲۲۴

120۔ العقد الفرید، ۱/ ۱۷۳

121۔ ایضاً

122۔ العقد، ۱/ ۱۷۳

123۔ ایضاً، ۴/ ۲۱۹، ۲۲۵

124۔ ایضاً، ۴/ ۲۴۳

125۔ العقد، ۱/ ۱۱۰

126۔ سیرۃ، ۴/ ۲۲۱۔ ۲۴۰

127۔ ایضاً

تاریخ حج وحرمین

مع

طریقہ حج وعمرہ اورجدید مسائل

اس کتاب میں تاریخ حج وحرمین کے ساتھ فقھی مسائل کو انتھائی آسان طریقہ سے بیان کیاگیا ھے اور بعض اھم مسائل میں جملہ مذاھب کی رعایت کرتے ھوئے دلائل کے ساتھ توسع وآسانی کواختیار کیاگیا ھے

ڈاکٹر مولانا شبیر احمد
امام وخطیب
جامع مسجد سڈنی آسٹریلیا